مولانا شفیق الرحمٰن ندوی

عالمِ اسلام کی
علمی وثقافتی سرگرمیاں

ایک اخباری اطلاع کے مطابق امریکہ میں ۶۰، ۷۰ لاکھ کے درمیان مسلمان قیام پذیر ہیں ان میں کچھ قدیم باشندے ہیں جو اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں۔ زیادہ تر لوگ وہ ہیں جو تعلیم، تلاشِ روزگار اور دیگر مقاصد کے تحت وہاں گئے ہیں اور وہاں رہائش پذیر ہیں، دعوت وارشاد کے لئے جانے والوں کی تعداد محدود ہوگی۔ لیکن یہ بات بھی نہیں کہ امریکہ کا میدان دعوت وارشاد کے کام سے یکسر خالی ہو۔ برصغیر پاک وہند اور عرب ممالک سے دینی شخصیتوں کا دورہ ہوتا رہتا ہے۔ وعظ ونصیحت کی مجلسیں آراستہ ہوتی ہیں تبلیغی جماعت کے لوگ بھی جاتے ہیں اور اپنے نہج سے کام کرتے ہیں۔ دوسری دینی تنظیمیں بھی اپنا پروگرام رکھتی ہیں۔ اور اپنے طریقے سے دعوت وارشاد کا کام کرتی ہیں۔ وہاں پر رہائش پذیر مسلمانوں نے بھی اپنی مختلف تنظیمیں قائم کر رکھی ہیں، اپنی وسعت وصلاحیت کے مطابق وہ بھی اپنے پلیٹ فارم سے کام کرتی ہیں۔ امریکہ جانے والے اور وہاں رہائش اختیار کرنے والے مسلمان مختلف جغرافیائی خطوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے درمیان رنگ، نسل اور زبان کا ہی اختلاف نہیں پایا جاتا افکار وخیالات کے درمیان بھی تنوع پایا جاتا ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کی تنظیمیں ان اختلافات سے پاک ہوں یہی وجہ ہے کہ کبھی کبھی تصادم وٹکراؤ کی خبریں بھی آتی ہیں۔ گذشتہ چند برسوں سے کچھ لوگ کوشاں ہیں کہ مسلم تنظیموں کے درمیان ممکن حد تک یکسانیت اور ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ یہ تنظیمیں ٹکراؤ کا راستہ چھوڑ کر تعاون کا رویہ اپنائیں اس مقصد کے حصول کے لئے شمالی امریکہ کی مسلم تنظیموں نے اپنا ایک وفاق بنایا ہے جو "اتحاد اسلامی" یا "جمعیت اسلامی" کے نام سے موسوم ہے اس کا کام شمالی امریکہ میں بکھری ہوئی مسلم تنظیموں کو مربوط رکھنا۔ اس طرح ان کی کارکردگی اور فعالیت میں اضافہ کرنا ہے۔

گذشتہ دنوں "اتحاد اسلامی" کے ایک ذمہ دار احمد الخطاب جو مسلم یوتھ لیگ کے صدر بھی ہیں کا ایک انٹرویو" اخبار العالم الاسلامی" مکہ مکرمہ میں شائع ہوا ہے۔ انہوں نے اعداد وشمار کی مدد سے اپنی اس تنظیم کی ثقافتی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کے بیان کے مطابق آغاز میں اس جمعیت کا دائرہ کار ایک ریاست تک محدود تھا۔ ۱۹۸۳ء میں اس کی سرگرمیوں کا دائرہ پورے شمالی امریکہ اور کناڈا تک پھیل گیا۔ تقریباً ۵۵ ممالک سے تعلق

رکھنے والے تین لاکھ مسلمان شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ آٹھ ہزار تربیتی پروگرام دئے گئے۔ دو لاکھ مسلم نوجوانوں نے ان سے استفادہ کیا۔ ان میں خواتین بھی شامل ہیں۔ اس جمعیت کی طرف سے "آفاق اسلامیہ" کے نام سے ایک ماہنامہ شائع ہوتا ہے جس کے ذریعہ ذہنی و فکری غذا فراہم کی جاتی ہے۔

"اتحاد اسلامی" کے زیر نگرانی ۱۹۸۷ء میں زکوٰۃ فنڈ کا قیام عمل میں آیا۔ مختصر مدت میں اس کے ذریعہ ۱۵ لاکھ ڈالر جمع ہوئے اور مستحق خاندانوں اور ضرورت مند طلبہ کے درمیان تقسیم کئے گئے۔ اس تنظیم کی سرپرستی میں ایک ادارہ "وقف اسلامی" کے نام سے قائم ہے۔ اس کا مقصد اسلامی مدارس، مراکز اور مساجد کی دیکھ ریکھ اور ان کی سرپرستی و حفاظت ہے۔ اس وقت ۲۴۲ مسجدیں، اسلامک سنٹر اور سکول اس کی نگرانی میں کام کر رہے ہیں۔ ایک شعبہ دینی و اسلامی علوم کی اشاعت کے لئے خاص ہے۔ اس نے عربی، انگریزی، فرنچ، اسپینی اور اردو زبانوں میں ملاکر ۲۰ لاکھ کتابیں شائع کی ہیں۔

غیر سودی نظام کو فروغ دینے کے لئے "امانت فنڈ" کے نام سے ایک شعبہ کام کر رہا ہے اس شعبہ کی کاوش کے نتیجے میں بارہ لاکھ ڈالر کی رقم غیر سودی قرض کے طور پر دی گئی ہے۔

دعوت و ارشاد اور اسلامی تعلیم کے نام سے ایک شعبہ اپنی خدمات پیش کر رہا ہے۔ یہ شعبہ امریکی معاشرہ میں اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لئے مختلف تدبیریں اختیار کرتا ہے۔ اس کی سرگرمیاں جیل خانوں تک پھیلی ہوئی ہیں اس کی طرف سے ۱۱ لاکھ کتابیں اور پمفلٹ شائع ہو کر تقسیم ہوتے ہیں۔ ائمہ مساجد اور دعوتی میدانوں میں کام کرنے والوں کے لئے پندرہ تربیتی پروگرام رکھے گئے۔ ۲۰ محاضرے یا لیکچرز کا نظم ہوا۔ ۱۵ ڈائی لاگس یا بات چیت کے پروگرام ہوئے۔ جن میں حاضرین کی اکثریت یہود و نصاریٰ پر مشتمل تھی۔ ۷۰ ہزار قیدیوں سے رابطہ قائم کیا گیا۔ اور ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی گئی۔ چنانچہ اس کاوش کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے تین لاکھ امریکی باشندوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق دی۔ اس تعداد میں قیدیوں کے علاوہ بڑی تعداد عام شہریوں کی بھی ہے۔

"جمعیت اسلامی" کی دعوتی و ثقافتی سرگرمیوں کا یہ خاکہ اس کے ایک ذمہ دار نے پیش کیا ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنی تنظیم کے کاموں کو بڑھا چڑھا کر دکھایا ہے۔ اس رپورٹ کو مبالغہ آرائی پر مبنی مان لیا جائے تو بھی یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ امریکہ میں بسنے والے مسلمان دعوتی کاموں سے یکسر غافل نہیں ہیں۔ مختلف تنظیمیں یہ کار خیر انجام دے رہی ہیں نیز اپنی وسعت و صلاحیت کے مطابق دعوت کے میدان میں جد و جہد اور کاوش کر رہی ہیں۔

پولینڈ میں دینی بیداری | پولینڈ میں دینی بیداری کی خبریں ان دنوں اخبارات کی زینت بن رہی ہیں یہاں کے باشندے زیادہ تر کیتھولک عیسائی ہیں۔ مسلمان اقلیت میں ہیں جو تاتاری نسل سے تعلق رکھتے ہیں جنگ

عظیم ثانی سے قبل یہاں مسلمان باعزت زندگی گذارتے تھے۔ انہیں مذہبی آزادی حاصل تھی۔ دینی تعلیم بلکہ عربی تعلیم کے ان کے اپنے ادارے تھے۔ بعض اوقات حکومت کے معزز عہدوں پر بھی فائز ہوتے۔ دوسری جنگ عظیم کا آغاز پولینڈ پر حملہ سے ہوا۔ ہٹلر نے توسیع پسندانہ عزائم کے لئے سب سے پہلے اسی کو نشانہ بنایا۔ جنگ میں اس کا جغرافیہ بدل کر رہ گیا۔ جرمنی کی شکست کے بعد دوبارہ اس کے جغرافیائی حدود متعین ہوئے۔ روس کے پڑوس میں واقع ہونے کی وجہ سے اس کے زیر اثر اشتراکی حکومت ۱۹۴۷ء میں قائم ہوئی۔ کمیونزم روسی برانڈ ہو یا چینی۔ دین بیزاری اور اسلام دشمنی دونوں کے یہاں قدر مشترک ہے۔ مسلمانوں کو دبانے اور اسلام کی بیخ کنی کا عمل پولینڈ میں بھی شروع ہوا۔ کمیونسٹ نظام کی پلاننگ کے مطابق اب تک مسلمانوں اور اسلام کو قصہ پارینہ بن جانا چاہیئے تھا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے اور اشتراکیوں کے لئے بالکل سوہان روح کہ وہاں اسلام نہ صرف یہ کہ زندہ ہے بلکہ برگ و بار بھی لا رہا ہے جب روس سے اسلام نہیں مٹا تو پولینڈ سے کیسے مٹتا؟

پولینڈ سے آمدہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ کے تاتاری مسلمان اپنی شناخت باقی رکھنے کے لئے جہد مسلسل کر رہے ہیں۔ بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے اسکول مدارس نیز عبادت گاہوں کی تعمیر کا کام تیز رفتاری سے ہو رہا ہے۔ بچوں کو عربی زبان کی تعلیم کا اہتمام بھی جاری ہے۔ تاکہ آئندہ نسل قرآنی زبان اور قرآنی رسم الخط سے یکسر نابلد نہ رہ جائے۔ اس کام کے لئے وہ عرب طلبہ معاون ثابت ہو رہے ہیں جو تحصیل علم کی غرض سے پولینڈ کے مختلف شہروں میں مقیم ہیں۔

پولینڈ کے مسلمانوں نے اپنی قبرستان جداگانہ بنا رکھی ہے چہار دیواری کے ذریعہ اغیار کے دست برد سے محفوظ کر لیا ہے۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ دینی بیداری کے آثار ہر طبقہ میں نظر آتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات سے جانکاری کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ، ماہرین فن۔ ڈاکٹر، انجینیر اور قانون دان سبھی طبقہ کے لوگ پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اب وہ اسلام کے ساتھ اپنے تعلق و وابستگی کے اظہار میں جھجک محسوس نہیں کرتے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ غیر مسلموں میں بھی اسلام دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ قرآن مجید کا ترجمہ اور دیگر اسلامی لٹریچر کی مانگ میں اضافہ ہوا ہے۔ ایک خبر کے مطابق پولش زبان میں قرآن مجید کے ترجمے کے ایک لاکھ نسخے مختصر مدت میں فروخت ہو گئے۔ اس کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ پولش مسلمانوں کی تنظیم کے ایک ذمہ دار جناب استفان مصطفےٰ نے گذشتہ دنوں پولش نیوز ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے۔ حالیہ برسوں میں غیر مسلموں کے درمیان اسلام سے دلچسپی بڑھی ہے۔ ترجمہ قرآن کی مانگ اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ اسے پورا کرنے سے ہم لوگ قاصر نظر آ رہے ہیں۔

بلجیم میں دینی اجتماع ایک اخباری اطلاع کے موجب بلجیم میں واقع مرکز اسلامی کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں ایک دینی اجتماع ہوا جس میں بلجیم، ہالینڈ، فرانس، جرمنی اور لکسمبرگ میں رہائش پذیر ہزاروں مسلمانوں نے شرکت

کی۔ قطر یونیورسٹی میں کلیۃ اصول الدین کے پرنسپل ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی شرکت دینی اجتماع کی اہمیت میں اضافہ کا باعث بنی۔ ان کے نام پر دور دور سے لوگ کھنچ کر آ گئے۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا:

"یورپ میں آباد مسلمانوں کی ذمہ داریاں" انہوں نے اپنی تقریر میں اس نقطہ پر خاص طور سے زور دیا کہ امت مسلمہ کے شاندار ماضی اور اس کی عزت و وقار کو دوبارہ واپس لانے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان خواہ حاکم ہوں یا محکوم اپنی زندگی کو اسلام میں داخل کریں، قول و عمل میں تضاد نہ ہو۔ دونوں میں اسلام کی بالادستی قائم رہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں حرمین شریفین کے خلاف ہونے والی سازشوں کی پُرزور مذمت کی۔ اور کہا کہ حرمین کے خلاف سازش دراصل مسلمانان عالم کے خلاف سازش ہے۔ دنیا کے مسلمان ہر قیمت پر ان کی تقدس باقی رکھیں گے ان کی حرمت پر آنچ آنے کی صورت میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

یورپ کے مسلم ثقافتی اداروں کی ڈائرکٹری "اسلام اینڈ دلیسٹ" نامی مسلم تنظیم جس کا مرکزی دفتر جنیوا میں ہے ان مسلم ثقافتی اداروں کے سروے کا کام کر رہی ہے جو یورپی ممالک میں ہیں اور جہاں اسلامی علوم اور اسلامی ثقافت سے دلچسپی لی جاتی ہے یا کسی ایسی زبان کی تعلیم دی جاتی ہے جس کا کسی نہ کسی نوع سے مسلمانوں سے تعلق ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کام کا فیصلہ ۱۹۸۱ء میں کیا گیا تھا جب کہ اس تنظیم کی کانفرنس فرانس کے مرکزی شہر پیرس میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد ہی سے اس کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ اب وہ اختتام تک پہنچنے والا ہے۔ اس سروے کے نتیجے میں ایک ڈائرکٹری مرتب ہو رہی ہے۔ ہر ملک میں واقع ثقافتی اداروں اور مسلم تنظیموں کی فہرست الگ تیار کی جا رہی ہے۔ اس میں اختصار کے ساتھ ہر ادارے اور تنظیم کا تعارف، تاریخ، دائرہ کار، خدمات اور آئندہ کے پروگرام کا تذکرہ ہو گا۔ نیز اس ادارے کی مطبوعات کا تذکرہ و تعارف بھی ہو گا۔

یہ ڈائرکٹری یا گائڈ بک یورپی ممالک میں واقع مسلم تنظیموں اور ثقافتی اداروں کے بارے میں جانکاری کا معتبر ذریعہ ہو گی۔ اس کے ذریعہ ان غیر مسلم اداروں کے بارے میں بھی واقفیت ہو گی جہاں مسلم ممالک کی کوئی زبان پڑھائی جاتی ہے یا کسی نہ کسی نوع سے اسلامی ثقافت و کلچر سے دلچسپی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

غیر عربی رسم الخط میں قرآن کی کتابت شوال میں فرانس کے دارالسلطنت پیرس میں ایک سیمنار منعقد ہوا جس میں دنیائے اسلام اور دنیائے عرب کے متعدد نامور دانشوروں اور فضلاء نے شرکت کی۔ فرانس میں واقع مسلم تنظیموں کے ذمہ داروں کے علاوہ جو حضرات شریک ہوئے۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ مسجد نبوی ﷺ کے امام ڈاکٹر علی الحذیفی، انہوں نے کنگ فہد اکادمی برائے طباعت قرآن مجید کی نمائندگی کی۔

۲۔ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی نمائندگی شیخ عبداللہ العقیل نے کی۔

شام کی مجلس قرار کے رکن شیخ عبدالرزاق الحلبی نے مجلس قرار کی طرف سے شرکت کی۔

۴۔ جزاءِ قمر کی نمائندگی مفتی عبدالرحمٰن نے کی۔

لاطینی یا غیر عربی رسم الخط میں قرآن مجید کی کتابت کا مسئلہ سیمینار کا موضوع تھا۔ قرآن مجید کی کتابت سے متعلق دو واضح نقطہ ہائے نظر پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ قرآن مجید عربی رسم الخط میں ہے جس کی تلاوت ان لوگوں کے لئے دشوار ہے جو عربی رسم الخط سے نابلد ہیں۔ اس لئے لاطینی ہندی اور دیگر رسم الخطوں میں اس کی طباعت ہو تاکہ اس کی افادیت عام ہو اور عربی سے نابلد لوگ بھی اس کی تلاوت کر سکیں۔

دوسرا طبقہ کہتا ہے کہ عربی رسم الخط کے علاوہ کسی بھی رسم الخط میں قرآن مجید کے حروف اور تلفظ کی ادائیگی دشوار ہی نہیں تقریباً ناممکن ہے۔ مثلاً ت، ط، ج، ذ، ز، ض، ظ، ث، س، ش، ص، ء، ع، ح، ہ، ق اور ک کے درمیان جو فرق ہے اور جس کا معانی کی تبدیلی پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔ عربی کے سوا کسی رسم الخط میں اس کی رعایت ممکن نہیں ہے۔ جہاں تک قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کی بات ہے تو اس سے کسی کو اختلاف نہیں۔ لیکن یہ مقصد ترجمہ و تفسیر کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور اس پر کوئی پابندی نہیں۔

سیمینار میں برجستہ تقریریں ہوئیں۔ متعدد فضلاء نے وقیع مقالے پیش کئے۔ اس ضمن میں اب تک جو تحریری مواد اکٹھا ہوا ہے اس کا جائزہ لیا گیا۔ مختلف اسلامی اداروں کی طرف سے صادر فتاوے بھی زیر بحث آئے۔ مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور و خوض کے بعد شرکاء سیمینار کی متفقہ رائے یہ قرار پائی کہ:۔

" قرآن مجید کی کتابت و طباعت صرف اور صرف عربی رسم الخط میں ہو۔ عربی کے سوا کسی دوسرے رسم الخط میں قرآن مجید کی کتابت و طباعت درست نہیں ہے۔ اس سے غیر شعوری طور پر تحریف کا دروازہ کھل جائے گا۔ جس کو بعد میں بند کرنا ممکن نہ ہوگا۔ مسلمان جہاں کہیں بھی ہیں قرآن کے اصل رسم الخط میں تلاوت کرتے ہیں۔ عربی کو وہ کسی ملک یا کسی خطے کی زبان نہیں بلکہ اسلام کی سرکاری زبان سمجھتے ہیں۔ اس کو سیکھنے میں تھوڑی بہت جو زحمت ہوتی ہے اسے ذوق و شوق سے برداشت کرتے ہیں۔ اس کے برعکس قرآن م کی تلاوت کے ضمن میں جو دشواریاں گنائی جاتی ہیں وہ کم ہمتی کی باتیں ہیں ع

جو تو ہی نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں

اسلام کی طرف بازگشت | ایک سرکاری بل کو منظوری دے کر بنگلہ دیش کی پارلیمنٹ نے طے کر دیا کہ ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔ یوں ان قیاس آرائیوں کا خاتمہ ہوگیا جن میں کہا جا رہا تھا کہ صدر حسین محمد ارشاد کی طرف سے اسلام کو سرکاری مذہب قرار دینے کی بات محض سیاسی سٹنٹ اور انتخابی وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ اسلام دشمن اور دین بیزار حلقوں کی جانب سے اس پر ناگواری کا اظہار تعجب خیز نہیں۔ اگر وہ خاموش رہتے تو اچنبھے کی بات ہوتی حیرت اس پر ہے کہ اقامت دین جن لوگوں کا نصب العین ہے ان کی جانب سے بھی اظہار ناپسندیدگی کیا گیا ہے +

جدید ترین آٹو میٹک پلانٹ پر تیار کردہ

UNIFOAM

جہاں آرام کا نام آیا - آپ نے یوُنی فوم کو پایا

Stockist:

Yusaf Sons

Babu Bazar, Rawalpindi Saddar Phone 66754-66933-66833

تیار کردہ

UNITED FOAM INDUSTRIES LTD.

LAHORE—PAKISTAN
Tel: 431341, 431551